

گویا لرزنے کے دو مغموم ہوئے۔ اول قطرے کی حالت کا عام نقشہ، دوم اس کی معنوی پریشانی، جو سورج کی تکلیف سے پیدا ہوئی۔
 شعر میں اپنی ہستی کی بے حقیقتی اور مبدائے حقیقتی کی عظمت و استواری کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ رحیم و کریم ذات ادنیٰ سے ادنیٰ اور حقیر سے حقیر شے کے معاملات پر بھی یکساں نگاہِ لطف رکھتی ہے۔

۲۔ لغات۔ خانہ آرائی : گھر کی آرائش۔

سفیدی : یہاں اس کے دو مغموم ہیں، اول وہ سفیدی، جو گھر کی صفائی اور آرائش کے لیے عموماً کی جاتی ہے، دوم وہ سفیدی، جو حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں میں حضرت یوسفؑ کی جدائی پر روتے روتے پیدا ہو گئی تھی۔

شرح : حضرت یوسفؑ قید خانے میں پہنچ گئے، لیکن وہاں بھی انہوں نے منزل کو سجانے اور سنوارنے کا شیوہ قائم رکھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں، جو روتے روتے سفید ہو گئی تھیں، اپنے محبوب فرزند کی تلاش میں قید خانے کی دیواروں پر پھر رہی تھیں۔ اسی کو عام سفیدی قرار دیتے ہوئے مرزا نے خانہ آرائی کا ثبوت پیش کر دیا۔

۳۔ لغات۔ فنا تعلیم : فنا کی تعلیم پایا ہوا۔ وہ شخص جو فنا کی تعلیم حاصل کر چکا ہو۔

درسِ بخودی : اپنے آپ سے بے خبر ہو جانے کا سبق۔

لام الف : لا جو عربی میں حرف نفی ہے اور یہاں اسے فنا کی دلیل بنایا گیا۔
 دبستان : ادبستان کا محفف۔ مکتب۔ تعلیم پانے کی جگہ۔

شرح : میں بخودی کا سبق لیتا ہوا اس زمانے سے فنا کی تعلیم پا بیٹھا ہوں، جب مجنوں یعنی قیسؑ عامری ابھی مکتب کی دیوار پر لام الف لکھنے کی مشق کر رہا تھا۔

شعر میں مجنوں پر اپنی فصیلت و سبقت ظاہر کی ہے، لیکن کمال یہ کیا کہ مکتب

پر لکھنے والا بخودی کا نام طالعِ بر طمع، خاص، مشر، نظر رکھا۔ وہ جب حضورؐ بہت لکھنا